قُلْ اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ط وَاللّٰہُ وَاسِعٌ عَلِیْمٌ

عَسٰی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا ط

الفضل

ایڈیٹر صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب

مضامین بنام ایڈیٹر
اور
باقی تمام خط وکتابت بنام مینیجر
الفضل قادیان کے پتہ پر ہو۔
غیر ممالک سے چندہ
پانچ روپے (صہ ۵)

جلد ۱ — ۱۸ - اپریل ۱۹۱۴ء مطابق ۲۱ جمادی الاول ۱۳۳۲ھ بروز ہفتہ — نمبر ۴۵ الف

مدینۃ المسیح

حضرت خلیفہ ثانی ایدہ اللہ کی طبیعت ۱۶ - اپریل کچھ ناساز تھی۔ مگر آپ کے معمولات میں کچھ فرق نہیں آیا۔ ۱۳ - اپریل سے ایک عیسائی صاحب یہاں وارد ہیں جنہیں حضور ظہر کے بعد اور کل سے شام کے بعد بھی اپنے شبہات پیش کرنے کیلئے وقت دیتے ہیں۔ پہلے روز مسیح کے بے باپ پیدا ہونے اور ذبح کے معنوں کے متعلق انہوں نے اپنے سوالات پیش کئے۔ دوسرے روز چند اصول پیش کئے گئے جن سے کسی نبی کی نبوت ثابت ہوتی ہے۔ لیکن جب وہ اصول انجیل پر پیش کئے گئے۔ تو نو وارد عیسائی صاحب کو ہر مجلس میں اقرار کرنا پڑا۔ کہ ان میں سے کسی معیار پر بھی مسیح کی نبوت ثابت نہیں ہوتی۔ بلکہ مسیح کا ایسا دعوےٰ بھی انجیل میں موجود نہیں اور انجیل اپنے الہامی ہونیکا دعوےٰ بھی نہیں کرتی۔ مسیح کھوئی ہوئی بھیڑوں کو ڈھونڈنے اور بچانے آیا تھا۔ نہ کہ تمام دنیا کیلئے۔ اور پھر عیسائی عقائد کے مطابق یہ کام بھی اس سے پورا نہ ہو سکا۔ انجیل میں مسیح نے اپنے نیک ہونے سے انکار کیا۔ مے پینے اور پلانے کا اقرار۔ اور اس مے سے نشہ ہوتا تھا۔ اور انجیل ہی میں بندگی کا نشان یہ لکھا ہے کہ وہ مے نہ پئیگا۔ مسیحی صاحب کو تمام باتیں تسلیم کرنی پڑیں ؁

۲ - حضرۃ خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کے خاندان میں الحمد للہ خیر و عافیت ہے ؁

تازہ خبریں!!

باغیوں کا سرغنہ شیخ ابو المصلح ہے گردوں کا سخت نقصان ہُوا۔ ان کے مقتولین و مجروحین میں ۸ سردار بھی داخل ہیں۔ گردون کے راہ فرار اختیار کرنے پر انکا تعاقب کر رہی ہے۔

اس افواہ کی کوئی اصلیت نہیں۔ کہ جولائی میں پارلیمنٹ کا انتخاب ہونیوالا ہے ؁

ٹوکیو ۱۵ - اپریل اکونٹ اوکوما ہر دلعزیز مدبر نے جاپان کی مجلس وزارت قائم کر دی ؁

قائمقام چیف کمشنر صوبہ سرحدی نے سہ شنبہ کو اپر نہر سوات کا افتتاح کیا جس سے میدان یوسف زئی کی ۹۵ ۸۸ ۴۴ ہیکڑ اراضی سیراب ہو گی ؁

سن جوٹ پریس چیت پور (کلکتہ) میں آتشزدگی سے ایک لاکھ روپے کا نقصان ہُوا۔ کارخانہ بیمہ شدہ تھا ؁

البانیا اپیرس والوں کو جو مراعات دینا چاہتا ہے۔ ان میں ایک قسم کی لوکل سلف گورنمنٹ عطا کرنیکا بھی وعدہ کیا گیا ہے اور دینی و دنیاوی امور میں آزادی بھی مرحمت ہو گی بشرطیکہ اہل اپیرس فی الفور مطیع و منقاد ہو جائیں ؁

ایک ماہر معادن دلرغ شبیلی اور سمالی لینڈ کے اندرونی علاقہ سے تیل کے عمدہ چشموں کی دستیابی کا اعلان کرتا ہے۔ جس کے امتحانی بھٹنگ پر بیس ہزار پونڈ صرف کرنا محل اعتراض نہیں ہو سکتا ؁

سمپکس مل جو ڈی ایم واڈیا اینڈ کمپنی کے زیر اہتمام ہے اور تیس ہزار تکلے اور ۸۰۰ کرگھے رکھتی ہے۔ اور پٹیل مل جس کے ایجنٹ سر کریم بھائی ابراہیم اینڈ کمپنی ہیں۔ جو بیس ہزار تکلے اور ۸۰۰ کرگھے رکھتی ہے ؁ یہ بمبئی میں پہلے دو کارخانے ہیں۔ جو برقی طاقت سے چلینگے۔ ٹاٹا کا ایک اور کارخانہ بھی ایک لاکھ تکلوں اور تین ہزار کرگھوں کے ساتھ عنقریب برقی طاقت سے چلایا جائیگا ؁

مہاراجہ جیسلمیر کا ۱۱ - اپریل کو انتقال ہو گیا۔

محسود اردلی نے ٹانک میں تین یوروپین افسروں پر فائر کرنے کے علاوہ دو سرحدی سپاہیوں کو بھی ہلاک اور ایک کو زخمی کر دیا۔ مخبوط الحواس گولی سے مار دیا گیا ؁

اب تک مجوزہ ہندو یونیورسٹی کے چندہ میں ۱۵ لاکھ روپیہ وصول ہُوا ہے ؁

لاکوپہ نامی چھوٹے سے گاؤں میں جہاں تمام و کمال مسلمان و کماسودر آباد ہیں ۴۰ آدمیوں نے جو بندوقوں اور دیگر اسلحہ سے مسلح تھے۔ اجادی کے گھر کو آگھیرا۔ سرغنا ایک کرسی پر بیٹھکر اپنے تابعین کی غارتگری کا تماشہ

ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپکر صاحبزادہ میرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب پرنٹر و پروپرائیٹر و پبلشر کیلئے شائع ہُوا۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ نحمدہ و نصلے علیٰ رسولہ الکریم۔

الاخبار و الآراء

چار بڑی آتش زدگیاں

(۱) ۷، اپریل کو بنکوک (سیام) میں دو چاولوں کی ملوں کو آگ لگ گئی۔ جس سے آٹھ لاکھ ستر ہزار کا نقصان ہؤا۔ ۲۔ کلکتہ میں ۸۔ اپریل کو نیو مارکٹ کو آگ لگ گئی جس سے ۵-۶ - لاکھ روپے کا نقصان ہؤا۔ ۳۔ بمبئی کے کاٹن گرین میں چند روز کے اندر تیسری بڑی آگ پچھلے ہفتہ لگی جس سے ایک لاکھ ستر ہزار روپے کا روئی کا نقصان ہو گیا۔ ۴۔ ۸۔ اپریل کو لورپول (انگلستان) کے دو روئی کے گوداموں کو آگ لگی جہاں ایک لاکھ پونڈ یعنے ۱۵ لاکھ روپیہ کا نقصان ہو گیا۔ یہ آتش زدگیاں غافلوں کو خدا کی طرف متوجہ کرنے کے لئے کافی ہیں ✤

گذشتہ دو ہفتوں میں کاٹن گرین وقلابہ میں روئی کے ذخائر کو آتشزدگیوں سے جو نقصان پہنچا۔ اس کی مقدار ۸۳۰۵۹۶۹ روپے تخمینہ کی جاتی ہے۔ اب قلابہ میں فوجی سپاہی کروڑوں روپیہ کی روئی کے ذخیروں کی حفاظت کر رہے ہیں۔ سترہ دنوں میں آتشزدگی کے ۲۶ حادثہ ہوئے۔

پیر اور منگل کی درمیانی شب کو ۱۲- بجے کے قریب اپر مال پر ملکہ معظمہ کے سٹیچو کے سامنے جو یورپین سوداگروں کی دکانیں گوالیار بلڈنگس کے نام سے مشہور اور جنکے مالک آنریبل میاں محمد شاہ دین صاحب جج چیف کورٹ پنجاب ہیں۔ انہیں آگ لگ گئی جو صبح تک بمشکل فرو ہوئی۔ اور سوائے والٹر لاک کی ایک دکان کے کہ جسمیں بندوق وغیرہ بکتی ہیں۔ اس بلاک کی باقی سب دکانیں جل گئیں۔ میاں محمد شاہ دین صاحب نے یہ جائیداد ڈیڑھ لاکھ روپے کو خریدی تھی ✤

چند اطلاعیں زراعت پنجاب کے متعلق

گیہوں کی فصل ہنوز کے جنوب مشرقی حصہ کے سوا نہایت امید افزاء معلوم ہوتی ہے گو آغاز ماہ میں ژالہ باری سے کسی قدر نقصان پہنچا ہے۔ لائلپور فارم کے ایک حصہ کو ژالہ باری سے سخت نقصان پہنچا۔ اور کسی قدر فصل بالکل برباد ہو گئی۔ گورداسپور فارم میں بھی ژالہ باری اور بعد کے جھکڑوں سے گیہوں کی عمدہ آبپاشی شدہ فصل خراب ہو گئی۔ اور اس کا بہت سا حصہ کاٹ کر چارہ کے طور پر استعمال کیا گیا ✤

اس سال غلہ صاف کرنے کی تین مشینیں نصب کیجائینگی۔ دو لائل پور میں اور ایک گورداسپور میں ✤

لائل پور کے زراعتی کالج کا ڈپلومہ کا امتحان ۲۰- اپریل سے اور داخلہ کے وظائف کا امتحان ۶- مئی سے شروع ہوگا درخواستیں ڈپٹی کمشنران اضلاع کی وساطت سے پرنسپل صاحب کی خدمت میں ارسال کرنی چاہئیں ✤

فساد محرم آگرہ کے ہندو ملزمین کو سزا

آگرہ کے فساد محرم کے چار ہندو ملزمین کو جو مسلمانوں پر اینٹیں پھینکنے کے جرم میں گرفتار ہوئے تھے۔ تین تین ماہ قید سخت کی سزا ہوئی ہے قید بھگتنے کے بعد ان کو ڈھائی ڈھائی سو روپیہ کا مچلکہ اور ڈھائی ڈھائی سو روپیہ کی دو دو ضمانتیں بھی دینی پڑیں گی۔ یا اس کی بجائے ایک ایک سال قید محض بھگتنی پڑیگی۔ مسلمانوں کو بھی سزائیں ہوئیں۔ ایک چھوٹی سی غلطی کا خمیازہ ابھی تک اٹھایا جا رہا ہے اگر پہلے ہی سوچ کر قدم اٹھاتے۔ تو ایسا کیوں ہوتا۔ عاقبت اندیشی سے بہت کم لوگ کام لیتے ہیں۔ اور بعد میں تکلیف اٹھاتے ہیں ✤

غصہ کا بھوت

دبارکپور (کلکتہ) کے قریب مقام تیتا گڑھ میں ایک ہندو بنئے نے طیش میں آکر چار بنیوں پر مہلک حملہ کیا۔ جس سے دو ہلاک ہو گئے۔ اور دو نازک حالت میں پڑے ہیں۔ اسے اپنی نوجوان بیوی کی وفاداری پر شبہ تھا۔ اور ان چاروں کا نداروں نے جو اسی بازار میں رہتے تھے۔ اسی بارہ میں اسے مطعون کیا تھا ✤

ایک ایڈیٹر کو قید کا حکم

لالہ دینا ناتھ ایڈیٹر دیش اخبار کو پنڈت رام بھجدت صاحب وکیل کے مقدمہ میں تین ماہ محض قید کی سزا ہوئی۔ لالہ دینا ناتھ کے وکیل نے عدالت سشن جج میں اپیل دائر کردی ہے ✤

چین میں تاخت و تاراج

سیانفو ۹- اپریل۔ عام حالت بہت اندیشناک ہے۔ کیونکہ دو ہزار چینگجو قزاق جن کے ساتھ کثیر التعداد مسلح آدمی ہیں۔ مغربی علاقہ کیطرف پیش قدمی کر رہے ہیں۔ اور انہوں نے کئی شہروں پر قبضہ کر کے قتل و غارت کا بازار گرم کر رکھا ہے۔ "سفید بھیڑئیے" کے اعلان چسپان کر کے گورنمنٹ کی سخت توہین اور تذلیل کیگئی ہے۔ بیرونی مقامات کے اجنبی باشندوں کو سیانفو میں بھاگ آنے کی ہدایت کی گئی ہے۔ جہاں ۱½ ہزار فوج پہنچ گئی ہے ✤

فرانسیسی نوآبادیوں میں بے اطمینانی

پیرس ۱۱- اپریل کا تار ہے۔ کہ انگلستان کی طرح فرانس نے بھی اپنی نوآبادیوں میں خالص فرانسیسی نوآباد...ام

رسانی کا سلسلہ قائم کرنے کی تجویز کی ہے جسکی عملی کارروائی فوراً شروع کردی جائیگی۔ اس سلسلہ کے بڑے بڑے مقامات ٹمبکٹو۔ جیبوتل۔ ارنتا۔ نانا ریو۔ پانڈیچری۔ سیگون۔ نوسید پاپیٹ جزائر کوس اور مارٹنیکہ ہونگے۔ ان میں سے اکثر مقامات کا درمیانی فاصلہ دو تین ہزار میل تک ہوگا ✤

طرابلس میں جنگ کی خبر

لنڈن ۱۱- اپریل کا تار ہے۔ کہ معلوم ہوا ہے کہ سو اہل قبایل نے اطالوی فوج مقیم یفوزل واقعہ طرابلس پر حملہ کیا۔ مگر ایک سو کا نقصان اٹھا کر پسپا ہوئے۔ اطالویوں کے ۹ آدمی کام آئے ✤

آئے دن ایک نہ ایک خبر اطالوی و طرابلسی چپقلش کی آجاتی ہے۔ ریوٹر کی وساطت سے تو یہی معلوم ہوتا ہے ✤

کیا حجاز میں کچھ شورش ہے

ٹائمز آف انڈیا کا نامہ نگار عدن سے لکھتا ہے۔ کہ حجاز ریلوے کو مدینہ (منورہ) سے مکہ (معظمہ) تک توسیع دینے اور نوجوان عربوں کو ترکی فوج میں بھرتی کرنے کے متعلق ترکوں اور عربوں میں فساد برپا ہو گیا ہے۔ نیز جدہ قبائل کے حملہ آور ہونے کی بھی خبر آئی ہے دیکھئے کیا انجام ہوتا ہے۔ اور اس شورش کے متعلق اصل واقعات کیا ہیں ✤

نہر پناما کے متعلق عہدنامہ

امریکہ اور کولمبیا کے مابین نہر پناما کے متعلق ایک عہدنامہ پر دستخط ہوئے ہیں جس میں دونوں سلطنتوں کو نہر مذکورہ کے متعلق مساوی حقوق عطا ہوئے ہیں۔ اور ریاستہائے متحدہ نے پناما کے معاوضہ میں کولمبیا کو ۶ ماہ کے اندر ۲½ کروڑ ڈالر ادا کرنے کا وعدہ کیا ہے ✤

سرحدی جرگہ پر جرمانہ

حال کی فوجی تادیب اور گوشمالی کے بعد مسٹر سیتی اسسٹنٹ کمشنر مردان نے بنیر وال جرگہ سے مقام رستم میں جو ملاقات کی تھی۔ اس میں اہل جرگہ کو ۷ ہزار روپیہ جرمانہ کی سزا کا اعلان کیا گیا ہے۔ انہوں نے چند روز کے اندر ادا کر دینے کا وعدہ کیا۔

اسی طرح پر دوسرے مقامات میں تادیبی مہمیں بھیجکر امن قائم کی جائے تو بہتر ہے ✤

حجاز ریلوے تیار ہوگی

دولت عثمانیہ کی خبروں سے معلوم ہوتا ہے کہ حکومت نے مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ کے درمیان ریلوے لائین تیار کر دینے کا فیصلہ کر دیا ہے چنانچہ کئی ترک انجنیر لائن کی پیمائش کرنے کیلئے بھیجے گئے ہیں۔ تاکہ تعمیر کا کام شروع کر دیا جائے ✤ عرصہ سے یہی خبریں سنتے آتے ہیں۔ مگر وقت وہی ہے۔ جب یہ تجویزیں عملی صورت اختیار کرلیں ✤

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ٭ نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

الفضل

مؤرخہ ۱۸ اپریل ۱۹۴۱ء

جلد آمیرے پیارے

آ! اے میرے پیارے مسیح تو پھر آ! کیونکہ تیرے بعض خادم اور میرے بعض عزیز سخت بیمار بلکہ جاں بلب ہیں۔ اور ضرورت ہے کہ تیرا جاں آفریں دم ان کے بے حس قلوب میں داخل ہو کر انہیں حرکت دے۔ اور دوبارہ زندگی کے آثار نمایاں کرے۔

آ! اے ہادی و مہدی! تو پھر آ۔ کیونکہ تیرے قافلہ سے چند اکابر اپنی خود رائی اور غلطی کی وجہ سے راستہ بھول چکے۔ اور صراط مستقیم چھوڑ کر ٹیڑھی راہیں اختیار کر رہے ہیں خدا کے فرستادہ رہبر و رہنما اب پھر ضرورت ہے۔ کہ ان کی رہنمائی کی جائے ورنہ خطرہ ہے کہ کعبہ کا ارادہ رکھنے والے مسافر بدستور گمراہ رہیں۔ اور خدا کے گھر پہنچنے کی بجائے ترکستان کے صحرائے بے آب و گیاہ میں ہلاک ہو جائیں پس اے اچھے رہبر و قافلہ سالار! آ۔ ان کی دستگیری کر! ان کو سیدھا رستہ دکھا!

اے بستان محمد کے کامیاب مالی۔ آ! اور اپنے لگائے ہوئے اشجار پر ایک نظر کر! دیکھ! کہ وہ پیڑ جو تو نے محنت و مشقت سے لگائے۔ جنکو تو نے نیم شبی دعاؤں کے وقت بارش کی طرح بہتے والے اشکوں سے سیراب کیا۔ آج باد خزاں کے جھونکوں سے متاثر ہو رہے ہیں۔ آہ! ان میں سے بعض ہیں۔ کہ جن سے اچھے ثمرات کی امید تھی۔ لیکن معلوم ہوتا ہے۔ کہ ان کی جڑوں میں کسی بد اثر کے باعث کوئی کیڑا لگ گیا ہے۔ پس ضرورت ہے کہ تو آئے اور اس خطرناک جرم کو ہلاک کرے۔

آ! اے شمس و قمر آ! اور اپنے جلال کے ساتھ آ! کیونکہ قادیان کی زمین کے ایک حصہ پر تاریکی ہے۔ اور ابھی بعض ایسے گھروں میں بھی اندھیرا ہے جنکے اہل خانہ خود تو شپرک چشم نہ تھے۔ لیکن فرزندان ظلمت کی محبت نے ان کو ضیائے عالم تاب سے محروم کر دیا ہے۔ پس اے سراپا نور آ! اور ان گھروں میں داخل ہو کر ان کو پھر منور کر!

اے بروز مصطفےٰ! اے رحمۃ اللعالمین! اے عیسیٰ احمد تیرے مدینہ پر باہر سے کفار کا لشکر حملہ آور ہے۔ اور اندر سے مومن کہلانے والے دشمن ہو رہے ہیں۔ تیری وہ چار دیواری جس کی نسبت خدا نے امن کا وعدہ دیا ہے۔ اور جس کی وجہ سے بڑے بڑے آدمی ہلاکت سے محفوظ رہے تھے۔ آج نعوذ باللہ سازشوں اور شرارتوں کی جگہ بتائی جاتی ہے۔ اور کہا جاتا ہے کہ سب فتنے اسی چار دیواری سے اٹھتے ہیں۔ پس اے جری اللہ آ! اور فرشتوں کی فوج کے ساتھ آ! ابو سفیان کی آگ بجھا۔ بیرونی دشمن کا کیمپ اجاڑ! اور اندرونی دشمنوں کے مکائد وحیل کا زور طشت از بام کر!

پیارے! سزاؤں کی ضرورت نہیں۔ ضرورت تو یہ ہے۔ کہ انکو پھر دوست بنا! پس آ! جلد آ! اور اس فتنہ کو مٹا! ہم کو اس شدید زلزلہ سے بچا۔

پیارے! میں انّھم لا یرجعون سے ناواقف نہیں ہیں تیرا کلام کہ ؎

کوئی مُردوں سے کبھی آیا نہیں
یہ تو فرقاں نے بھی بتلایا نہیں

بھولا نہیں۔ میں اسے یاد رکھ کر تجھے بلاتا ہوں تیرے وعدے کے مطابق بلاتا ہوں۔ مسیح ناصری نے اپنی دوبارہ آمد کا تیری صورت میں وعدہ دیا تھا۔ اور تو نے اپنے جانے سے پہلے ہمکو قدرت ثانی کی صورت میں واپس آنیکی امید دلائی۔ پس اے خدا کی مجسم قدرت میں تیرے وعدہ کے مطابق مشکلات کا سامنا ہونے دشمن کے زور پکڑنے۔ کمروں کے ٹوٹنے۔ تردد کی حالت پیدا ہونے اور بعض کے ارتداد کے قریب پہنچنے پر کہتا ہوں۔ ہاں یہ منت التجا کرتا ہوں کہ آ! اور پہلی مرتبہ سے بڑھ کر آ۔ اور خدا تعالیٰ کی قدرت کا ایک عظیم الشان نمونہ دکھا۔ ہم نے اس قدرت کا مشاہدہ نور الدین کے وجود میں کیا۔ لیکن اب اس سے بھی بڑھ کر ضرورت ہے۔ اے خدا کے اپنے ہاتھ سے بنائے ہوئے نبی! آ میں تجھے بلانے میں غلطی نہیں کرتا۔ میں نے کہا ہے۔ کہ تو نے قدرت ثانی کے رنگ میں ظاہر ہونیکا وعدہ کیا تھا اور میں کہتا ہوں۔ کہ خدا نے تجھے ہمکو تیرے دوبارہ آنے کی بشارت دی تھی۔ کیا اللہ تعالیٰ نے تجھے مخاطب کر کے نہیں فرمایا۔ "رُدَّ اِلَیْكَ اَنْوَارُ الشَّبَابِ"۔ پس آ۔ اور جوان ہو کر آ! تیری قدرت ثانی کا سلسلہ گو نور الدین اعظم سے شروع ہوا ہے۔ لیکن حقیقی قدرت ثانی تیرا محمود فضل عمر خلیفۃ ثانی ہے۔ اور ضرورت ہے۔ کہ تو آئے۔ اور روح القدس کو ساتھ لائے جوان محمود کے ساتھ ہو کر نہیں بلکہ اسمیں ہو کر ہمیں جوانی کی سی فتوحات دکھائے۔

اے مقدس و مطہر مسیح! میں تجاہل عارفانہ نہیں کرتا۔ میں تجھے بلانے میں تکلف سے کام نہیں لیتا۔ مجھے محض عبارت آرائی مقصود نہیں۔ اور ہاں میں تجھے محض اپنے لئے نہیں بلاتا۔ میرے گھر میں تو آگیا ہے میں نے تیرا آنا مشاہدہ کر لیا۔ اور میں کیا میری جیسے نہیں بلکہ مجھ سے بڑھ کر ہزاروں ہیں جنکی آنکھوں نے تجھے دوبارہ آسمان سے اترتے دیکھا ہے۔ ایک بڑھیا ہے جو کہتی ہے کہ "میں نے مسیح موعود کو سفید لباس پہنے دوبارہ آئے ہوئے دیکھا۔ جب آپ کے آنے کا سبب پوچھا۔ تو فرمایا۔ اس فتنہ کی وجہ سے مجھے آنا ہی پڑا"۔

ایک ایم۔ اے پروفیسر ہے۔ جو اپنی صفائی قلب اور اخلاص کے طفیل تجھے دیکھ کر کہتا ہے "میں نے حضرت مسیح موعود کو محمود رضہ کی شکل میں اور جوان دیکھا"۔ پھر اس سے بھی بڑھ کر میں دیکھتا ہوں۔ کہ تو دو فرشتوں کے کندھوں پر اترا ہے۔ کیا یہ سچ نہیں۔ کہ تو نے مولانا سید محمد احسن اور مولوی شیر علی ہر دو کو فرشتے کہا ہوا ہے۔ پس مومنین کیلئے تو ابھی پچھلا تو آیا۔ اور ۱۴ مارچ سے پسر موعود کی شکل میں آیا ہوا ہے۔ لیکن دوبارہ آنے کی درخواست تو انکی خاطر ہے۔ جو ہنوز متردد ہیں۔ مخالف ہیں منکر ہیں۔ پس آ اے حبیب کبریا۔ اس گھر میں آ! جہاں تیرا وصال ہوا تھا۔ اور ہمارے نہایت ہی پُر جوش ڈاکٹر کو بتا۔ کہ قادیان انصار اللہ کی کوئی سازش نہتھی۔ محمود رضہ کی کوئی خواہش نہ تھی۔ بلکہ مشیت ایزدی یہی تھی۔ اور اسی میں میری ایک پیشگوئی کا پورا ہونا لکھا تھا۔ تم بھی راجشاہی کے قابل ایم۔ اے کی طرح کہو "میری مشیت پوری ہوئی"۔ اور ہاں اے لخت جگر ہے میرا۔ محمود بندہ تیرا ٭ کہنے والے مزکی انسان! ضرورت ہے کہ تو آئے اور راولپنڈی کے دفتور کی خود اصلاح کرے اُسے شوخی سے باز رکھے اسکی زبان پر آجائے اُسکی آنکھیں سما جائے اسے دکھا دے۔ کہ خدا کے مسیح کی صحبت سے وافر حصہ لینے والی جماعت جاٹ نہیں ہو سکتی۔ قربانی کیلئے رو رو کر دعائیں مانگنے والا انسان ذلیل نہیں ہوتا۔ جیسے کپڑوں والا غریب خدا اور اسکے رسول کو ڈاکٹر سے زیادہ پسند ہے۔ خود ساختہ اہل الرائے کو پاکباز دل والوں پر ترجیح دینا ایک گناہ ہے۔ اسے انی معك وسع اہلك کے مخاطب! اور ان لوگوں تک جو تیرے لخت جگر پر تیر پھینک رہے ہیں۔ نور الدین اعظم کے یہ الفاظ پہنچا دیں۔ "محمود مسیح موعود کا بیٹا ہے اس پر جو زبان تیز کریگا۔ وہ یاد رکھے کہ محمد حسین نے ایسا کیا اور اس کی اولاد گندی ہوگئی"۔

اے قادیان میں نازل ہونیوالے آسمانی وجود! سب کے بعد اور سب سے بڑھ کر ضرورت ہے۔ کہ تو دہلی میں رہنے والے تو اب خواجہ خیال سے! بلکہ کھلے کھلے کشف اور صاف الہام کے ذریعہ ہمارے محترم بھائی مولوی محمد علی صاحب پر آ۔ اور انہیں آگاہ کر کہ جولائی کا سراج منیر کی تحریر کے وقت نویں اور حقیقۃ الوحی کے وقت تیرہویں سال میں تھا جس کے الہامی نام فضل عمر بشیر اور محمود تھے۔ وہ موجودہ امیر المومنین ہی ہے۔ پھر انہیں سمجھا۔ کہ شہادۃ القرآن اور الوصیت میں خلفاء کے سلسلہ کا ذکر ہے۔ اور ہاں انپر یہ بھی واضح کر دے کہ قادیان سے دور رہنا موت ہے پیارے آقا! اچھے ہادی! تجھے صرف اسلئے تکلیف دی ہے۔ صرف اسلئے تیرے نیک ضرورۃ ظاہر کی ہے کہ اب جن بین اقوال مبرہن مبرہن دلائل کی بھی ہمارے بھائیوں کی آنکھ میں وقعت نہیں۔ نور الدین اعظم ایک ہی تھا جسکی تعریف تو نے کی۔ اور جسطرح تو نے نبوت کی حقیقت کھولی اسیطرح اسنے خلافت کی حقیقت سے پردہ اٹھا دیا۔ لیکن آہ! اسکی بات غلط اسکا فیصلہ غلط سمجھا جاتا ہے۔ تیرا انپر اگر انکار کرینگے۔ تو پھر وہ خدا کا انکار کرینگے اور خواہ وہ درباری بھی رہے ہیں۔ ہرگز ہرگز سزا سے نہ بچ سکینگے۔ پس زخم خوردہ ماں خستہ [illegible]

اِنَّ الدِّيْنَ عِنْدَ اللّٰهِ

الاسلام

دنیا کا آیندہ مذہب

کچھ مدت سے یہ سوال پیدا ہو رہا ہے کہ دنیا کا آیندہ مذہب کیا ہوگا۔ عیسائی صاحبان مدت دراز سے یہ کہہ رہے ہیں کہ وہ زمانہ آنیوالا ہے کہ دنیا کی تمام اقوام بپتسمہ لے لینگی اور اس تبلیغ کو عملی لباس پہنانے کی ازحد کوشش کی گئی ہے اور کوئی ذریعہ اور طریقہ اس کامیابی کے حصول میں پیچھے نہیں رکھا گیا۔ اربوں روپیہ اسکی اشاعت میں خرچ ہوا۔ اور ہو رہا ہے ہزاروں انسانی زندگیاں اسمیں لگائی گئیں اور انھوں نے اپنے بلاد کو الوداع کہا اور عالم کے اکناف و اطراف میں جراد کیطرح پھیل گئے۔ اور یورپ کی متفقہ طاقت سے تمام دنیا میں عیسائیت کی پرچار کرنے والے یورپ و امریکہ سے اٹھ کھڑے ہوئے۔ جابجا مشن قائم کئے گئے اسکول و کالج کھولے گئے ہسپتال اور یتیم خانوں کی بنا ڈالی گئی۔ ذیتر اور سادھو بنا کر بستیوں میں واعظ بھیجے گئے۔ غرضکہ کوئی تدبیر حیلہ اور طریقہ نہیں جو کہ استعمال میں نہ لایا گیا ہو عیسائیوں کے پاس دُنیا بہت ہے اور اسقدر روپیہ ہے کہ اس کا مقابلہ کرنا کسی اور قوم کا کام ہرگز نہیں ہو سکتا۔ وحشی اقوام میں انھوں نے علم و تہذیب اور عیسائیت کے چرچے شروع کئے اور بر اعظم افریقہ میں بڑی بڑی سعی بلیغ سے کام لیا گیا۔ مگر باوجود اتنی جدوجہد اور دوڑ دھوپ کے انکی مساعی جمیلہ کو کامیابی کا سہرا نہیں پہنایا گیا۔ آجکل وہ زمانہ ہے کہ تمام ادیان عالم ظہور میں آچکے ہیں اور تمام کے تمام میدان عالم میں اپنے آپ کو سچا ثابت کرنے کے لئے ازحد کوشاں ہیں ✤

مگر یاد رہے کہ مذاہب کی اس سرگرمی اور مستعدی کے وقت صرف دعاوی قابل سماعت نہیں ہو سکتے۔ حجج نیرہ اور دلائل باہرہ سے کوئی مذہب اپنے آپ کو کامیابی کا تاج پہنا سکتا ہے اور جس مذہب کے پاس کوئی دلائل بینہ اور براہین قاہرہ نہیں ہیں وہ آجکل کی بیدینی کے سیلابوں کا مقابلہ اور مقاومت نہیں کر سکتے۔ اکاذیب اور آمانی یہاں مفید نہیں ہو سکتیں یہاں تو صداقت کو لیا جاوے گا اور بطلان کا سر کچلا جاوے گا۔ اور محض دعاوی کسی کی صداقت کی دلیل ہو سکتے ہیں تو بھلا جہان میں کوئی ایسا شخص بھی ہے جو کہ اس معیار کے مطابق راستباز اور صادق نہ ٹھہرے۔ قالوا لن یدخل الجنۃ الا من کان ھودًا او نصاریٰ۔ اور یہود نے کہا کہ کوئی جنت میں داخل نہیں ہونیکا مگر وہ جو کہ یہودی ہو۔ اور عیسائیوں نے کہا کہ عیسائیوں کے سوا کوئی جنت میں داخل نہیں ہو سکتا۔ اللہ تعالٰے اس کے جواب میں فرماتا ہے تلک امانیھم قل ھاتوا برھانکم ان کنتم صادقین یہ انکی خواہشیں ہیں خواہشوں سے کوئی بات پایۂ ثبوت کو نہیں پہنچ سکتی۔ انکو کہدو کہ وہ اپنے اس دعوے کی دلیل لائیں اگر وہ سچے ہیں۔ اور پھر خود دلیل بیان فرمائی کہ نجات ایسی ہے کہ انسان کل کا کل اللہ کے لئے اپنا سب کچھ کر دے اور اپنا کچھ رکھے ہی نہیں اور نیکی کرتے وقت اللہ کو یاد ہو اور ہر وقت اسکے مدنظر ہو۔ بلیٰ من اسلم وجھہ للہ وھو محسن فلہ اجرہ عند ربہ ولا خوف علیھم ولا ھم یحزنون۔ ہاں صرف اسلام ہے جو کہ انسان کو دنیا اور آخرت میں بہشت دلا دیتا ہے۔ خدا کی رضا کے آگے اپنی خواہشوں کو قربان کر دینے کا نام اسلام ہے ✤

اگر تمام مذاہب عالم کی پڑتال کی جائے تو عیاں ہو جائے گا کہ دوسرے مذاہب انسانی زندگی میں پاک تبدیلی کرنے میں قاصر رہتے ہیں اور انسانی زندگی کما حقہ پاک اور مطہر نہیں بنا سکتے۔ کیونکہ اسلام کے سوا دوسرے مذاہب میں گناہوں کے بھسم کرنے والی آگ موجود نہیں ہے جس کپڑے کو آگ پر بھٹی میں تپایا جاتا ہے اور جس کو نہیں تپایا جاتا۔ ان دونوں کی صفائی میں بہت فرق ہوتا ہے اسلام میں یقین کا سامان رکھا گیا ہے جو کہ گناہوں کو جلا دیتا ہے اب ظاہر ہے کہ درخت اپنے پھلوں سے پہچانا جاتا ہے اور یہ بھی اظہر ہے کہ جو مذہب اپنے شیریں پھلوں سے مخلوقات کو سیراب کرے گا وہی دُنیا میں قائم اور پائدار ہو سکتا ہے اور کوئی مذہب اس کو نہیں پچھاڑ سکتا اَمّا ما ینفع الناس فیمکث فی الارض جو چیز لوگوں کو فائدہ دیتی ہے وہی اس زمین میں ٹھہرتی ہے۔ آیندہ کے لئے دنیا کا مذہب انشاء اللہ اسلام ہوگا کیونکہ اسکے نام میں ہی سلامتی کا مادہ ہے۔ اور اس کے بھیجنے والے کا نام السلام ہے اور اس کا نتیجہ دارالسلام ہے اور علاوہ اسکے اس مذہب کو خدا تعالےٰ کے سچے دلایل و براہین سے مستحکم کر دیا ہے اور اللہ تعالےٰ کے فضل سے ان دلائل اور براہین کو کوئی اہل مذہب اب تک توڑ نہیں سکا اور نہ توڑ سکے گا یہی معنے تھے اس حدیث کے جہاں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے وہ دین کس طرح تباہ ہو سکتا ہے جسکے اول میں میں ہوں اور اس کے آخر میں مسیح موعود اور بیچ میں مسعود ہے ✤

دوسرے مذاہب نے چونکہ اللہ تعالےٰ کو متروک و مہجور کر دیا ہے۔ اور وہ اسکی چنداں پرواہ نہیں کرتے اس لئے اللہ تعالےٰ نے ان کو چھوڑ دیا ہے۔ نسوا اللہ فنسیھم اللہ تعالےٰ کو انھوں نے چھوڑ دیا ہے پس اللہ تعالےٰ نے انکو چھوڑ دیا ہے۔ اب دیکھو انمیں کوئی خدا سے تعلق رکھنے والا انسان پیدا نہیں ہوتا۔ اور خود بانی مذہب کے دور ہوتے جاتے ہیں اور حق و باطل باہم ملتا جاتا ہے اور کوئی نتھارنے والا انمیں پیدا نہیں ہوتا۔ وہی حق و باطل ملا ہوا دوسری پشت میں حق کے حکم میں ہو جاتا ہے مگر اسلام میں ہمیشہ خدا سے تعلق رکھنے والے انسان موجود رہتے ہیں اور وہ ہمیشہ حق کو اصلی شکل میں لوگوں کے سامنے پیش کرتے رہتے ہیں ✤

اسلام کی کتاب قرآن مجید کا محافظ خود اللہ تعالےٰ ہے کوئی اسمیں دست اندازی نہیں کر سکتا۔ مگر دیگر کتب انسانی دست برد سے محفوظ نہیں رہیں اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا تعامل کتابیں بالکل مسطور و محفوظ ہو گیا ہے۔ کسی بانی مذہب کا تعامل دنیا میں محفوظ نہیں ہے۔ اب دیکھو صرف اسلام ہی ایسا مذہب ہے جسکے پاس دلائل اور براہین ہیں جسکی تعلیمات محفوظ ہیں اور بالکل صاف اور مصفا ہیں بھلا کوئی مذہب ان باتوں کے ہوتے ہوئے اسلام کی مقاومت میں قائم ہو سکتا ہے۔ طبائع سلیم کا مذہب صرف اسلام ہی ہو سکتا ہے اور آیندہ دنیا کا مذہب اسلام ہوگا اسکے یہ معنے نہیں ہیں کہ باقی مذاہب نیست و نابود ہو جائینگے موجود تو رہیں گے مگر ذلیل اور خوار ✤

آیات بینات

بجواب

آیات اللہ یعنی معجزات

بموجب حکم حضرت خلیفۃ المسیح اول تصنیف ہو کر شائع ہوئی ہے۔ خود حضرت خلیفۃ المسیح نے اللہ تعالیٰ اپر ہزاروں ہزار رحمتیں نازل کرے اسکی امداد میں پچیس ۲۵ روپے کی نقد رقم بکمال حبیب سے عنایت فرمائی تھی ✤ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ فرماتے ہیں کہ احباب اس کتاب کو خرید کر پڑھیں اور دوسروں میں تقسیم کریں۔ اسمیں شیخ رحیم بخش صاحب کی امداد بھی مد نظر ہے تھوڑی جلدیں باقی ہیں قیمت اصلی ۱۲؍ رعایتی ۲؍ محمد یامین تاجر کتب سے بھی مل سکتی ہے ✤ (مینیجر الفضل)

حضرت صاحبزادہ اولوالعزم خلیفۃ المسیح والمہدی مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب کے فرمائے ہوئے درس قرآن شریف سے نوٹ

پارہ ۲۸ - سورۃ الممتحنہ بقیہ رکوع ۲

مورخہ ۱۳ - اپریل ۱۹۱۴ء

تو تمہارے لئے کس طرح مفید ہو سکتے ہیں۔ (۲) ان کو تو اللہ تباہ کرے گا۔ اور تم کو فتح و نصرت ہوگی۔ جب تم اس صورت میں ان سے دوستی کسی فائدہ کی غرض سے رکھو گے۔ تو گویا تم کو خدا پر بھروسہ نہیں۔ کہ وہ کافروں کو ذلیل اور تم کو کامیاب کرے گا۔ (۳) ان سے ملنے میں یہ حرج ہے کہ وہ تو چاہتے ہیں کہ تم کو اپنے مذہب میں واپس لے آئیں۔ جب تم ان سے میل ملاپ رکھو گے تو شائد ان کی کوئی بات تم پر اثر کر جائے۔ اور تم ان کا کہا مان لو ÷

عَسَى اللّٰهُ اَنْ يَّجْعَلَ بَيْنَكُمْ ان سے دوستی رکھنے کا طریق بیان فرمایا۔ کہ اگر وَبَيْنَ الَّذِيْنَ عَادَيْتُمْ مِّنْهُمْ مَّوَدَّةً ط تم ان سے سچی دوستی رکھنی چاہتے ہو۔ تو خدا سے پورا تعلق پیدا کرو۔ جب خدا تم سے راضی ہو جائے گا۔ تو کفار کے دلوں کو تمہاری طرف پھیر دیگا اور وہ مسلمان ہو کر تمہارے سچے دوست بنجائینگے۔ جن ذریعوں سے تم ان کو دوست بنانا چاہتے ہو۔ ان سے ان میں کبھی سچی دوستی پیدا نہیں ہو سکتی۔ دیکھو تم مسلمان جو ایک دوسرے کے دوست ہو تو خدا نے ہی تم میں محبت ڈالدی ہے۔ ورنہ اگر تم دنیا کا تمام مال و زر بھی خرچ کر دیتے تو کبھی ایسی محبت نصیب نہ ہوتی ÷

اَنْ تَبَرُّوْهُمْ وَتُقْسِطُوْٓا اِلَيْهِمْ - اَنْ تَبَرُّوْهُمْ - تم کفار پر احسان کرو۔ وَتُقْسِطُوْٓا اِلَيْهِمْ - عدل کرو۔ یہاں عدل کے معنے لین دین کے ہیں۔ کہ اگر کسی نے تم کو کچھ دیا ہو۔ تو تم بھی اس کو اتنا ہی دو۔ یا اس سے زیادہ دیدو۔ اور دیتے وقت انصاف کو مدنظر رکھو۔ انصاف میں تمام لوگ برابر ہیں۔ اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی حدیث سے ثابت ہے کہ اس قسم کی داد و ستد کفار سے جائز ہے۔ ہاں جن لوگوں سے جنگ ہو ان کا احسان اٹھانا بھی منع ہے کیونکہ پھر بدلہ بھی دینا پڑے گا ÷

اِذَا جَآءَكُمُ الْمُؤْمِنٰتُ یہ مذہب اسلام کا انصاف ہے۔ فرمایا۔ کہ جب عورتیں مُهٰجِرٰتٍ فَامْتَحِنُوْهُنَّ ط تمہارے پاس ہجرت کر کے آویں۔ تو ان کا امتحان لے لیا کرو۔ اسلام نے یہ جائز نہیں رکھا کہ جو عورت ان میں آجائے اس کو بغیر پوچھنے اور تحقیق کرنے کے صرف تعداد بڑھانے کی خاطر اپنے میں شامل کر لیا جائے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں سے اس قسم کی قسم لینے کا حکم دیا تھا کہ وہ خاوند سے ناراض ہو کر نہیں آئی نہ دنیا کی غرض سے نہ سیر تماشا کی غرض سے۔ بلکہ اللہ اور اسکے رسول کی محبت کی وجہ سے اس نے ہجرت کی ہے اگر وہ یہ قسم کھا لے تو اس کو رکھ لیا جاتا تھا ہاں جو کسی غرض کے لئے آئی ہو اس کا رکھنا منع فرمایا کیونکہ اس سے فساد کا اندیشہ ہے اور آوارہ عورتوں کے لئے ایک جائے پناہ ہو سکتی تھی جس کا نتیجہ برا ہوتا تھا پس اسلام چونکہ یہ نہیں چاہتا۔ کہ کوئی ایسا کام کیا جائے۔ جو فتنہ کا باعث ہو۔ اس لئے عورتوں کی نسبت تحقیق کرنے کا حکم فرمایا۔ تا کہ معلوم ہو جائے کہ وہ اسلام کی خاطر آئی ہیں یا کسی اور وجہ سے ÷

فِيْ مَعْرُوْفٍ - معروف میں آپ کی نافرمانی نہیں کیجاویگی۔ کیا اس سے یہ بھی ثابت ہے کہ نبی کریم صلعم کسی برے کام کا حکم دیتے تھے۔ ہرگز نہیں۔ اسمیں بتلایا گیا ہے کہ جو کچھ بھی آپ فرماویں گے۔ وہ نیک کام ہی ہوگا۔ اور ہم اس میں آپکی اطاعت کرینگی۔ خلیفہ کے لئے بھی یہی الفاظ ہیں مگر افسوس کہ لوگ وہاں نیک کام کے اور معنے کر لیتے ہیں ÷

قَدْ يَئِسُوْا مِنَ الْاٰخِرَةِ - کفار کو ایک لمحہ کے لئے بھی یہ امید نہیں ہے۔ کہ آخرت میں کچھ ملے گا۔ اس لئے وہ اس دنیا کو ہی نفع کی جگہ سمجھتے ہیں۔ اور اسی وجہ سے گناہ کرنے پر دلیر ہو جاتے ہیں۔ کہ اگلے جہان میں تو ہمیں کچھ ملنے کا ہی نہیں۔ اس دنیا میں جو کچھ مزے اڑا لنے ہیں اڑا لیں پس فرماتا ہے کہ یہ لوگ تو اپنے گناہوں کی کثرت کو دیکھ کر آخرت میں کسی فائدہ سے بالکل ناامید ہو گئے ہیں اس لئے اسی دنیا کی زندگی میں عیش اڑانا چاہتے ہیں پس ایسے خطرناک گنہگاروں سے تعلق کبھی بابرکت نہیں ہو سکتا ÷

اور انکی ناامیدی تو ایسی ہی ہے جیسے ان کفار کی جو مر چکے ہیں اور قبروں میں ہیں کیونکہ مرنے کے بعد تو کافر و مومن کو اپنی جگہ کا علم ہو جاتا ہے پس قبروں والوں میں سے کفار کو جس طرح اپنے لئے کسی بھلائی کی امید نہیں رہی اسی طرح ان کو جیتے جی ویسی ہی ناامیدی ہو گئی ہے۔ یہ معنے اس صورت میں ہیں کہ یہ آیت ان لوگوں کی نسبت مانی جائے جو قیامت کے قائیل ہیں اور مغضوب علیہم سے یہود مراد لئے جائیں جیسا کہ حدیث میں آیا بھی ہے ÷

سورۃ الصف رکوع اول

۱۴ - اپریل ۱۹۱۴ء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

یہ ایک ایسی سورۃ ہے کہ میں نہیں سمجھتا کہ اس کو پڑھ کر کسی احمدی کا دل دھڑکنے سے رک سکتا ہے۔ انسان کو جب عظیم الشان خوشی نصیب ہوتی ہے تو اس کا دل اچھلنا شروع ہو جاتا ہے۔ اسی طرح رنج کے موقعہ پر ہوتا ہے اور یہ فطرت کا تقاضا ہے۔ کوئی اس سے مستثنے نہیں ہو سکتا۔ چونکہ اس سورۃ میں ہمارے احمدؑ (خدا کے ہزاروں ہزار درود اس پر ہوں) کا اور ہم احمدیوں کا ذکر ہے اس لئے بتقاضائے فطرت ہمارا خوش ہونا ایک جائز امر ہے ÷

مجھے اس سورۃ کے متعلق خدا تعالےٰ نے ایسے دلائل سمجھائے ہیں۔ کہ اگر کوئی انصاف سے کام لے۔ تو ہمارے دعوے کے سچا ہونے میں اسکو ذرا بھی شک و شبہ نہیں ہو سکتا۔ اور وہ ان دلائل کے سچا ہونے سے ہرگز انکار نہیں کر سکتا ÷

لِمَ تَقُوْلُوْنَ مَا لَا تَفْعَلُوْنَ ٥ یہ ایک دلیل ہے۔ اس زمانہ میں یہ عیب بہت ہے اور یہ خاص بات ہے کہ جو کچھ کسی کے دل میں آتا ہے۔ کہتا جاتا ہے حالانکہ وہ اپنی بات کے دلائل بھی نہیں رکھتا۔ اور خود اس کا عمل درآمد اس کی گفتار کے بالکل مخالف ہوتا ہے۔ کوئی نہیں کہتا کہ میں نے کبھی غلطی بھی کی ہے اور غلطی کے جتلانے پر بجائے اس کی اصلاح کرنے کے لڑائی پر آمادہ ہو جاتا ہے۔ اطاعت۔ فرمانبرداری اور تحمل اڑ گیا ہے۔ ہر ایک اپنا عیب ثواب بنانا چاہتا ہے۔ خدا مومنوں کو فرماتا ہے۔ کہ تم وہ بات کیوں کہتے ہو جو نہیں کرتے۔ اسپر لوگوں نے بڑی ٹھوکر کھائی ہے۔ کہ اگر خود کوئی کسی غلطی میں مبتلا ہو۔ تو اس کو کوئی حق نہیں کہ دوسرے کو نصیحت کرے۔ اگر کسی کو کہا جائے کہ تم لوگوں کو نصیحت کیوں نہیں کرتے تو کہتا ہے کہ میں خود

گناہ گار ہوں۔ کسی کو کیا کہہ سکتا ہوں۔ یہ بہت بڑی غلطی ہے۔ کیا اگر ایک شخص شراب پیتا ہو۔ تو وہ اپنی اولاد کو منع نہیں کرتا۔ یا اگر وہ کسی اور برائی میں مبتلا ہوگا۔ تو اولاد کو اس سے بچانے کی کوشش نہیں کرے گا۔ ضرور کرے گا۔ اور اس کا فرض ہے کہ ایسا کرے۔

اس میں شک نہیں کہ نصیحت اُسی ناصح کی زود اثر ہوتی ہے جس کا قول اور فعل ایک ہو۔ اور وہ باعمل ہو۔ لیکن یہ ضروری نہیں کہ اگر وہ سخت مجبوری کی وجہ سے کسی برائی کو چھوڑ نہیں سکتا۔ تو دوسروں کو بھی تبلیغ نہ کرے۔ اور جب تک روحانی ترقی کے تمام مراحل طے نہ کر لئے جاویں۔ کسی کو نصیحت کی کوئی بات نہ بتائی جاوے۔ پوری ترقی تو اس دنیا میں کسی نے بھی حاصل نہیں۔ سب سے اولوالعزم اور عظیم الشان انسان تو ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہیں جب آپ کے لئے آپ کی زندگی کے بعد بھی درود پڑھا جاتا ہے جس سے آپکی ترقی ہوتی رہتی ہے۔ تو اور کون ہے۔ جو دُنیا میں ہی کامل بنجائے۔ اور پھر لوگوں کو نصیحت کرنا شروع کرے۔ اس لئے ہر ایک انسان کا فرض ہے کہ وہ دوسروں کو برائیوں سے منع کرتا رہے اور نیکیوں کی تلقین کرے۔ جو آدمی اپنی بد عملیوں اور برائیوں کا نتیجہ بھگت چکا ہو یا بھگت رہا ہو یا جو شخص مجبوری کی وجہ سے گناہ کا مرتکب ہو رہا ہو وہ دوسروں کو نہایت مدلل طور پر برائیوں سے آگاہ کر سکتا ہے۔ کہ من نکردم شما حذر بکنید۔ اور ممکن ہے کہ جب وہ دوسروں کی اپنی نصیحت سے اصلاح ہوتی دیکھے تو خود بھی اپنی اصلاح کرنا شروع کر دے۔

كَبُرَ مَقْتًا عِنْدَ اللّٰهِ اللہ تعالےٰ کے نزدیک تمہارا وہ کہنا جو تم کرتے نہیں۔ اَنْ تَقُوْلُوْا مَا لَا تَفْعَلُوْنَ ۝ بڑی ناراضگی کی بات ہے۔

بُنْيَانٌ مَّرْصُوْصٌ ۝ اینٹ سے اینٹ ایسی جڑی ہوئی ہو کہ کوئی فرق نہ ہو۔

اِذْ قَالَ مُوْسٰى لِقَوْمِهٖ يٰقَوْمِ لِمَ تُؤْذُوْنَنِيْ۔ صرف زبانی دعویٰ کرنا اور عمل کر کے نہ دکھانا کوئی کام کی بات نہیں۔ نبی کو یہ بڑی تکلیف ہوتی ہے کہ اس کے متبعین دعویٰ تو کریں۔ لیکن کام اور عمل سے اس کی تصدیق نہ کریں۔ دیکھو جب موسیٰ نے اپنی قوم کو کہا تھا۔ کہ مجھے دُکھ نہ دو۔ تو وہ باز نہ آئے۔ اس لئے ہلاک کئے گئے۔

وَقَدْ تَّعْلَمُوْنَ اَنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ۔ آنحضرت کے سامنے عبداللہ بن ابی بڑے اخلاص اور عقیدت کا اظہار کیا کرتا تھا۔ لیکن منافقوں کا سردار تھا۔ جب اس کو فتنہ دُور کرنے کے لئے قتل کرنے کا ارادہ کیا گیا۔ تو اس کا بیٹا جو بہت پکا مسلمان تھا۔ رسول کریم کی خدمت میں حاضر ہو کر کہنے لگا۔ کہ آپ مجھے اجازت فرما دیں تا کہ میں اپنے باپ کو قتل کر دوں۔ اور اس کی وجہ یہ بیان کی کہ اگر کسی اور نے اس کو قتل کیا تو مجھے اُس کو دیکھ کر جوش آجائیگا۔ اور انتقام کا خیال پیدا ہوگا۔ جب میں خود ہی قتل کرونگا تو پھر ایسا خیال نہیں آئے گا۔ جب عبداللہ نے یہ بات سُنی ہوگی تو کیسا اس کو صدمہ ہوگا۔ تم پہلی قوموں کی مثالوں کو دیکھو اور نصیحت حاصل کرو۔

مُبَشِّرًا بِرَسُوْلٍ يَّاْتِيْ مِنْۢ بَعْدِي اسْمُهٗٓ اَحْمَدُ ط حضرت مسیح نے یہ پیشگوئی فرمائی ہے کہ میرے بعد ایک رسول ہوگا۔ اور اُس کا نام احمدؐ ہوگا۔ یہاں ماضی کا لفظ رکھا ہے۔ جس کے معنے ماضی کے ہی ہو سکتے ہیں۔ لیکن جب وہ پیشگوئی میں آوے تو مضارع کے ہو سکتے ہیں۔ یہ اس لئے نہیں کہ قواعد اس کی اجازت دیتے ہیں۔ بلکہ اس لئے کہ زیادہ زور دینے کے لئے خدا تعالےٰ نے ماضی کا لفظ بیان فرما دیتا ہے کیونکہ اس کے علم میں تو وہ کام ہو ہی چکا ہوتا ہے۔ انسان بھی جب کسی کو کسی کام کے متعلق یقین دلانا چاہتا ہے تو کہتا ہے کہ تو اس کام کو ہوا ہوا ہی سمجھ۔

اب دیکھنا یہ ہے کہ احمدؐ کس کا نام ہے۔ میرا مذہب ہے کہ دُنیا میں جسقدر پاک نام ہیں وہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ہیں۔ کیونکہ خدا کا کامل مظہر رسول کریم ہی ہیں باقی انبیا خدا کی کسی ایک ایک صفت کو ظاہر کرنے والے ہوئے ہیں۔ سب سے بڑا سخی۔ سب سے بڑا بہادر۔ سب سے بڑا نیک اور متقی۔ سب سے بڑا معرفت والا۔ سب سے بڑا معلم۔ سب سے بڑا خدا کا فرمانبردار۔ سب سے بڑا مزکی۔ غرضیکہ کوئی خوبی ایسی نہیں جس میں آپ سب سے بڑھ کر نہ ہوں۔ آپ محمدؐ بھی تھے اور احمدؐ بھی۔ لیکن ماں باپ نے آپ کا نام احمدؐ نہیں رکھا۔ جمالی رنگ میں آپ کا نام احمدؐ تھا۔ لیکن اصل اسم مبارک محمدؐ ہی تھا۔ کیونکہ (۱) قرآن میں آپ کو احمد کر کے کہیں نہیں پکارا گیا۔ (۲) عبادات اور دُعاؤں میں محمدؐ (صلے اللہ علیہ وسلم) ہی آیا ہے۔ (۳) آپکے چچا۔ عرب لوگ اور صحابہ میں سے کبھی کسی نے احمدؐ نہیں کہا (۴) یوم وصال تک خطوط میں آپ نے محمدؐ ہی لکھا۔ (۵) آپ نے کبھی کسی کو ہدایت نہ کی۔ تو مجھے احمد کہو۔ اس سے ثابت ہے کہ آپ کا نام احمدؐ نہ تھا۔ بلکہ احمدؐ صفت تھی۔ لیکن حضرت مسیح تو کہتے ہیں کہ مِنْ بَعْدِي اسْمُهٗٓ اَحْمَدُ یعنی میرے بعد جو آئے گا۔ اس کا نام احمدؐ ہوگا۔ اب ہم دیکھتے ہیں کہ احمدؐ کس کا نام ہے۔ احمدؐ وہ ہے جس نے کہا کہ کہو کہ احمدؐ کے ہاتھ پر میں بیعت کرتا ہوں اور اپنے بیعت کنندوں کو کہا کہ تم احمدی کہلاؤ۔ اگر کوئی کہے کہ ان کا نام تو غلام احمدؐ تھا۔ تو اس کا جواب یہ ہے کہ غلام تو ایک خاندانی لفظ ہے جو نام کے ساتھ شروع سے چلا آتا ہے۔ حضرت مسیح موعودؑ کے باپ کا نام غلام مرتضیٰ۔ چچا کا نام غلام محی الدین۔ بھائی کا نام غلام قادر تھا۔ اور یہ لفظ سب کے ناموں میں مشترک ہے۔ اصل نام وہی ہے جو غلام کو علیحدہ کر کے ہے جس طرح میرے اور میرے بھائیوں اور چھوٹے بچوں کے نام میں احمد کا لفظ مشترک ہے۔ لیکن یہ اصل نام نہیں۔ بلکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ ہم احمدؐ کی اولاد سے ہیں۔ شاید کوئی کہے کہ حضرت مسیح موعود کے والد نے ان کا تمام نام ہی قرار دیا ہے۔ لیکن یہ بھی درست نہیں۔ کیونکہ انھوں نے اپنے دونوں لڑکوں کے ناموں پر دو گاؤں آباد کئے ہیں۔ جن میں سے ایک کا احمد آباد اور دوسرے کا قادر آباد نام رکھا۔ غلام احمد آباد اور غلام قادر آباد نام نہ رکھے پس (۱) احمدؐ کے ہاتھ پر بیعت کرنا (۲) جماعت کا نام احمدی رکھنا۔ (۳) گاؤں کا نام احمد آباد رکھا جانا۔ (۴) حضرت مسیح کا احمدؐ نام بتانا ثابت کرتا ہے کہ احمدؐ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ہی نام ہے۔

مسیح نے کہا تھا کہ میں دوبارہ آؤنگا۔ عربی میں دوبارہ آنے کو احمدؐ کہتے ہیں۔ یہ ایک محاورہ ہے۔ کہ العود احمد۔ کیونکہ دوبارہ آنے میں تجربہ زیادہ ہو جاتا ہے اور کام پہلے کی نسبت زیادہ اعلیٰ اور اکمل ہوتا ہے۔ اسی لئے حضرت مسیح موعود نے فرمایا کہ ابن مریم کے ذکر کو چھوڑو - اس سے بہتر غلام احمدؐ ہے۔ بعض لوگ کہتے ہیں۔ کہ مسیح موعود علیہ السلام حضرت مسیح کے بعد تو نہیں آئے۔ لیکن اس طرح بعد تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم بھی نہیں آئے۔ کیونکہ وہ بھی چھ سو سال گذرنے کے بعد آئے ہیں۔ بعد کے یہ معنے نہیں۔ کہ ساتھ ہی آوے۔ بلکہ بعد کے معنے اس پیشگوئی کے بعد کے ہیں۔ مسیح موعود بعد میں نہیں آئے۔ تو کیا پہلے آئے ہیں۔

وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ۔ جب مسیح آگیا۔ تو لوگوں نے اسکو (نعوذ باللہ) مفتری کہنا شروع کیا۔ یہ وعید منکروں کے لئے نہیں بلکہ مدعی کے لئے ہے۔ اور قرآن شریف میں یہ آیت جہاں آئی ہے مدعی کیلئے ہی آئی ہے اور اگر کفار کی نسبت بھی آئی ہے تو پہلے ان کا دعویٰ بیان کیا ہے اور اس جگہ کفار کا انکار بیان کیا گیا ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم - نحمدہٗ ونصلے علیٰ رسولہ الکریم

غور سے پڑھو

(چند سوالوں کے جواب)

جن لوگوں نے حضرت مسیح موعود کا زمانہ دیکھا ہوا ہے وہ خوب جانتے ہیں کہ حضرت اقدس علیہ السلام موسم گرما میں عموماً بعد از ادائیگی نماز مغرب مسجد مبارک میں تشریف رکھا کرتے تھے اور آپکے پاس ہی حضرت مولانا مولوی عبدالکریم صاحب مرحوم اور حضرت خلیفۃ المسیح خلیفہ اول بیٹھ جایا کرتے تھے حضور کے غلام بھی خدمت والا میں موجود رہتے اور ان قیمتی جواہرات سے جو حضرت اقدسؑ کی زبان مبارک سے نکلتے مالا مال ہوتے تھے - اسی طرح آجکل اکثر ہمارے پیارے خلیفہ ثانی فصل عمر نماز مغرب کے بعد مسجد مبارک میں تشریف رکھا کرتے ہیں اور اپنے غلاموں کو نہایت ہی مفید نصائح فرمایا کرتے ہیں اسوقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا زمانہ ہماری آنکھوں کے سامنے آجایا کرتا ہے - چنانچہ ۵- اپریل کی شام کا ذکر ہے کہ بعد از نماز مغرب حضرت صاحبزادہ صاحب خلیفہ ثانی مسجد مبارک میں ہی ٹھہرے رہے - میاں تاجدین صاحب ساکن لاہور جو اس دن پشاور سے آئے تھے اور جنھوں نے بعد از نماز عصر بیعت بھی کرلی تھی حضور پُرنور کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ایک دو باتیں دریافت کرنے کی اجازت چاہی حضور نے فرمایا کہ ہاں دریافت کرلو - چونکہ جو سوال ہمارے بھائی میاں تاجدین صاحب نے کئے - ان سوالوں سے تعلق رکھتے ہیں جو آجکل حضرت کی خلافت پر کئے جاتے ہیں - اس لئے انکے جواب اپنے بھائیوں کے فائدہ کے لئے اخبار الفضل میں شائع کرنے کے لئے ارسال کرتا ہوں +

سوال نمبر ۱ بعض لوگ یہ اعتراض کرتے ہیں کہ میاں صاحب ابھی کم سن ہیں چالیس سال کے نہیں ہوئے پھر یہ کیونکر خلیفہ ہوسکتے ہیں +

جواب - پہلے یہ کہاں سے ثابت ہوتا ہے کہ ضرور چالیس سال کا ہونا چاہیئے - چالیس سال کی شرط تو نبوت کے لئے بھی ضروری نہیں - حضرت مسیح علیہ السلام کی صلیب کا واقعہ انکی تینتیس ۳۳ سال کی عمر میں پیش آیا معلوم ہوا کہ دعویٰ نبوت پہلے کا تھا پھر حضرت یحییٰ علیہ السلام کو بھی نبوت تھوڑی عمر میں ہی یعنی چالیس سال سے پہلے ہی عطا کی گئی تھی - وَاٰتَیْنَاہُ الْحُکْمَ صَبِیًّا علاوہ ازیں حضرت خلیفۃ المسیح نے ایک مرتبہ بیان فرمایا کہ حضرت سلیمانؑ رحمۃ اللہ علیہ کو بیس سال کی عمر میں خلافت عطا کی گئی تھی اور وہ تقریباً ۲۰ سال تک خلافت کرتے رہے اور ساتھ ہی فرمایا کہ میں نے اس بات کو روکنے کی بہت کوشش کی مگر رک نہیں سکا میں نے کسی مصلحت سے یہ بات کہی ہے - اسکو خوب یاد رکھو - حضرت خلیفۃ المسیح نے ایک شخص کے جواب میں تحریر لکھ کر دی کہ چالیس سال سے کم عمر میں خلیفہ ہوسکتا ہے +

سوال نمبر ۲ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ مولوی محمد علی صاحب اور دوسرے لوگوں نے تو بہت سی خدمات کی ہیں پھر خلافت کا حق تو ایسے لوگوں کا ہونا چاہیئے تھا +

جواب - خلافت کے لئے خدمات کا ہونا کہاں شرط ہے بعض دفعہ اللہ تعالےٰ بے خدمت انسان کو خلیفہ بنا دیتا ہے تاکہ وہ یہ دعویٰ نہ کرے کہ میں اپنے اعمال کے زور سے بڑا ہو گیا ہوں - بے خدمت یہ دعویٰ کبھی نہیں کرسکتا بلکہ اسکی گردن تو اللہ تعالیٰ کے آگے جھکی رہتی ہے اور وہ ہمیشہ اقرار کرتا ہے کہ مجھے تو جو کچھ ملا خدا تعالیٰ کے فضل سے ہی ملا ہے +

حضرت عمرؓ کی خلافت سے پہلے تو حضرت خالدؓ نے بہت سی خدمات کی تھیں اور کل عرب کی بغاوت انکے ہاتھ سے فرو ہوئی تھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا نام سیف اللہ رکھا تھا تو ان خدمات کے لحاظ سے تو خلافت انکو ملنی چاہیئے تھی نہ کہ حضرت عمرؓ کو - علاوہ ازیں قرآن شریف میں ملائکہ نے بھی یہ اعتراض کیا ہے کہ اتجعل فیہا من یفسد فیہا و یسفک الدماء ونحن نسبح بحمدک ونقدس لک قال انی اعلم مالا تعلمون - کیا تو ایسے شخص کو خلیفہ بنانا چاہتا ہے جسکی وجہ سے دنیا میں فساد برپا ہو جائیگا - حالانکہ ہم تو رات دن تیرے حضور تیری تسبیح کرتے رہتے ہیں لیکن اللہ تعالےٰ نے جواب دیا کہ جو باتیں میرے علم میں ہیں تم انکو نہیں جانتے +

سوال نمبر ۳ بعض لوگ یہ بھی اعتراض کرتے ہیں کہ میاں صاحب قوم کے مال سے کیوں وظیفہ لیتے ہیں ؟

جواب - رسول کریم صلعم کے وقت بھی آپکی ازواج کو بیت المال سے ہی وظیفہ ملتا تھا اور آپکی ازواج کا وظیفہ سب صحابہ سے زیادہ مقرر کیا گیا تھا - مجھ پر یہی اعتراض کئی دفعہ کیا گیا ہے لیکن میں عمداً اسبات کو ٹالتا رہا ہوں مگر اب تو میرا فرض ہے کہ اس کا جواب دوں سب سے پہلے جب وظیفہ کا سوال پیدا ہوا تو میں نے اسکے لینے سے انکار کیا اور خواجہ کمال الدین صاحب آئے اور انھوں میرے انکار پر کہا کہ حضرت خلیفۃ المسیح کا حکم ہے کہ تم یہ رقم لو - اسپر میں نے منظور کیا یہ واقعہ مولوی محمد علی صاحب کی کوٹھی میں ہوا خواجہ صاحب سے قسم دیکر پوچھا جائے کہ آیا ایسا ہوا یا نہیں اور اسوقت خواجہ صاحب نے یہ بھی کہا تھا کہ یہ وظیفہ کم ہے جسپر غالباً مولوی محمد علی صاحب نے یا کسی اور صاحب نے کہا کہ حضرت خلیفۃ المسیح فرماتے ہیں کہ حضرت صاحب کے الہام سے میں نے یہ رقم معلوم کی ہے اس لئے ہم کچھ دخل نہیں دے سکتے - خواجہ صاحب سے یہ پوچھا جائے کہ آیا میں نے ابتدا میں قطعی طور پر انکار کردیا تھا یا نہیں - گو میں جانتا ہوں کہ شرعاً ہمارا حق تھا اگر یہ ناجائز تھا تو مسیح موعودؑ کیوں اپنے نفس اور اپنے عیال پر یہ روپیہ خرچ کرتے تھے +

سوال نمبر ۴ حضور کی نسبت بہت سی بدظنیاں پھیلائی جاتی ہیں ایک یہ بھی ہے کہ مولوی محمد علی صاحب قادیان آئے تو ان پر اینٹیں پڑیں +

جواب - مولوی محمد علی صاحب تو اسبات کے مدعی نہیں کہ ان پر اینٹیں پڑی تھیں انکو جا کر پوچھو کہ آپ پر کس نے اینٹیں پھینکی تھیں +

سوال نمبر ۵ - حضرت جنھوں نے بیعت نہیں کی انکے پیچھے ہماری نماز جائز ہے ؟

جواب - ہاں کچھ حرج نہیں انکے پیچھے نماز پڑھ لیا کرو +

سوال نمبر ۶ جنھوں نے بیعت نہیں کی انکو چندہ دینے کی اجازت ہے یا نہیں ؟

جواب - چندہ صدر انجمن میں میری معرفت آنا چاہیئے +

سوال نمبر ۷ یہ بھی مشہور کیا جاتا ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح نے حضرت صاحبزادہ صاحب کی نسبت فرمایا تھا کہ ہمارے میاں مسئلہ کفر کو نہیں سمجھے +

جواب - آپنے ایسا نہیں فرمایا میرے پاس چار شخصوں کی حلفی شہادت موجود ہے کہ یہ واقعہ غلط لکھا گیا ہے اور میں نے یہ بات مولوی محمد علی صاحب کو حضرت خلیفۃ المسیح کی وفات کے دن کہہ بھی دی تھی پھر نہ معلوم کیوں اب تک غلط واقعہ شائع کیا جا رہا ہے حضرت خلیفۃ المسیح نے تو قریباً یہ لفظ فرمائے تھے کہ لوگ مجھ پر اعتراض کرتے ہیں کہ یہ کبھی غیر احمدیوں کو کافر کہتا ہے کبھی مومن - یہ ایک باریک مسئلہ ہے مجھے جس طرح خدا نے سمجھایا ہے اس طرح کسی نے نہیں سمجھا حتیٰ کہ ہمارے میاں بھی نہیں سمجھے - اب اس عبارت سے دو باتیں معلوم ہوتی ہیں ایک تو یہ کہ حضرت کا کبھی کافر کہنا اور کبھی مسلمان - یہ ایک دقیق مسئلہ ہے جسے لوگ نہیں سمجھے اور میں بھی (خلیفہ ثانی رضؓ) نہ سمجھا پھر آپکے اس قول سے کہ اسے کوئی نہیں سمجھا یہ کہاں سے نکلا کہ دوسرے لوگ ٹھیک سمجھے ہیں - اہیں تو سب کے علم کی نفی ہے - اور یہ بھی نکلتا ہے کہ سب احمدیوں سے صرف میں سب سے زیادہ اہل تھا کہ بات سمجھتا کیونکہ " حتیٰ " اور " بھی " ان دونوں الفاظ سے یہی ثابت ہوتا ہے +

اسکے بعد چند دوستوں نے اپنے رویا بیان کئے جنکو سُننے

نظم

جو سیدالمومنین کے حضور ۱۵ اپریل درس کے وقت پڑھی گئی

۱۔ بحمد اللہ شرف حاصل ہے مجھکو پہلی بیعت کا
بحمد اللہ اندھیرا دور تھا! مجھ سے جہالت کا

۲۔ بحمد اللہ ملا ثمرہ مجھے حق کی حمایت کا
مصدق ہوں نبوت کا! موید ہوں خلافت کا

۳۔ صدائیں آ رہی ہیں آسماں سے کامیابی کی
قریب آیا قریب آیا۔ زمانہ فتح و نصرت کا

۴۔ مرے دل کی کوئی پوچھے حقیقت حق و باطل کی
مری آنکھوں سے آکر دیکھ لے نظارہ قدرت کا

۵۔ ہمارا ہادی و رہبر بحکم خالق اکبر
سدھارا اس جہاں سے آگیا تھا وقت رحلت کا

۶۔ گزر جاتے ہی اُسکے پڑگئی اک قوم میں ہل چل
دلوں پہ تازہ تازہ داغ تھا۔ آقا کی فرقت کا

۷۔ وہ آقا خاص تھا جس کا ہمارے ساتھ برتاوا
محبت کا مروت کا عنائت اور شفقت کا

۸۔ ہمارے سر سے اُٹھ جائے بھلا پھر کیا ٹھکانا ہے!
ہمارے رنج کا! غم کا! الم کا! یاس و حسرت کا

۹۔ سمجھ میں کچھ نہ آتا تھا۔ کریں کیا ہوش رفتہ تھے
نمونہ بن گئی تھی ہو بہو تصویر حیرت کا

۱۰۔ اسی فکر و تردد میں ہیں اک رات دن گذرا۔
کبھی غم تھا جدائی کا! کبھی چرچا خلافت کا

۱۱۔ کوئی اقرار کرتا تھا۔ کوئی انکار کرتا ہے
کوئی قائل خلافت کا۔ کوئی منکر خلافت کا

۱۲۔ اپنا تو کیا غرض جتنے تھے منہ اتنی ہی باتیں تھیں
بغیر افسر ہر اک مختار تھا۔ اپنی طبیعت کا

۱۳۔ یہی دل میں سمائی اور ہم سے کچھ بن آئی
کہ ایسے وقت میں ڈھونڈیں سہارا رب عزت کا

۱۴۔ دعائیں نعمت اللہ خاں نے کیں حق تعالیٰ سے
کہ یارب تو دکھادے راستہ ہمکو صداقت کا

۱۵۔ کریگا کون اب مشکل کشائی ہم کہیں کس سے
قیامت ہے کہ سر سے اُٹھ گیا سایۂ خلافت کا

۱۶۔ جگر غم کھائے جاتا ہے کلیجہ منہ کو آتا ہے
غم دوری ستاتا ہے عجب نقشہ ہے حالت کا

۱۷۔ ہمارا باپ روحانی زمانہ میں تھا لاثانی
سدھارا سوئے جنت داغ ہے سینہ میں فرقت کا

۱۸۔ الٰہی تو ہماری فطرتوں سے خوب واقف ہے
الٰہی علم ہے تجھکو ہر اک پوشیدہ حالت کا

۱۹۔ ترے نزدیک جو بہتر ہو اُس کو بھیجدے مولا
پسند آتا نہیں مولا! ہمیں جینا جہالت کا

۲۰۔ ہمارے واسطے یارب! تو اسکو منتخب کر دے
جو وارث ہو خلافت کا امامت کا! رسالت کا

۲۱۔ کہاں سامان کر سکتے ہیں ہم اپنی حفاظت کا
الٰہی فیصلہ منظور ہے تیری عدالت کا

۲۲۔ بحمد اللہ اُٹھا پردہ شب یلدا کی ظلمت کا
بحمد اللہ چمکا چہرہ نورانی شریعت کا۔

۲۳۔ ہماری آہ و زاری سے ہماری بیقراری سے
کھلا دروازہ رحمت کا! عنایت کا! اجابت کا!

۲۴۔ خدا کے فضل نے آکر ہماری دستگیری کی
دکھایا صدمۂ رنج و الم میں منہ مسرت کا

۲۵۔ بنایا ہے **خلیفہ** میرزا **محمود احمد** کو
اسی کے سر پہ سہرا زیب دیتا تھا خلافت کا

۲۶۔ **بشیر الدین** ہے **محمود** ہے **فضل عمر** ہے یہ
جماعت میں کہاں ہے آدمی اس شان و شوکت کا

۲۷۔ نہ عالی مرتبہ ایسا۔ نہ عالی حوصلہ ایسا!
نرالا رنگ ہے عالم سے اُس کے دل کی وسعت کا

۲۸۔ دیا تھا جیسا ویسا دیدیا اللہ نے ہم کو
نہیں موقعہ شکایت کا نہیں موقعہ شکایت کا

۲۹۔ بٹھاؤں خانۂ دل میں جگہ دوں دیدۂ تر میں
تقاضا ہے محبت کا! ارادہ ہے عقیدت کا

۳۰۔ یہ وہ موعود ہے آنیکا جسکا رب اکبر نے
مسیح وقت کو مژدہ دیا تھا شان و شوکت کا

۳۱۔ اولوالعزمی اب اُس عیسیٰ نفس کی لوگ دیکھیں گے
جہاں میں بول بالا ہوگا **اسلامی شریعت** کا

۳۲۔ مٹے گی کفر کی ظلمت اُجالا **نور** کا ہوگا!
بجیگا چار سو عالم میں ڈنکا **احمدیت** کا!

۳۳۔ ہوا ہے خاتمہ واللہ اُس کی ذات اقدس پہ
کرم کا درگذر کا چشم پوشی کا عنایت کا

۳۴۔ مطاع اسکو بنایا حق نے ہم سب ہیں مطیع اُس کے
ہوا ہے فرض ہم پر ماننا اُس کی نصیحت کا!

۳۵۔ تعجب ہے کہ حالت پر بھی کچھ لوگ منکر ہیں
نہیں کرتے نہیں کرتے ہیں وہ اقرار طاعت کا

۳۶۔ اثر ہوتا نہیں کچھ لاکھ انکو کوئی سمجھائے
سمایا ہے کچھ ایسا سر میں سودا اپنی عظمت کا!

۳۷۔ ہمیں کیا خبر تھی ہائے! ہم یہ کیا سمجھتے تھے
بہانہ ڈھونڈتے ہیں اُن کے دل اظہار نفرت کا

۳۸۔ پیام جنگ آتے ہیں پیام صلح کہیں کیا گیا!
ہوا ہے خون جن سے ہوسنوں کے دل کی حسرت کا

۳۹۔ عطا کی ہے جسے چشم بصیرت حق تعالیٰ نے
وہ قصہ دیکھ لیں قرآں میں آدم کی خلافت کا

۴۰۔ فرشتوں سے کہا اللہ نے میرا یہ ارادہ ہے!
سر آدم پہ رکھوں تاج میں اپنی خلافت کا!

۴۱۔ فرشتے بول اُٹھے! وہ زمیں پر خوں بہائیگا
نہیں ہے شوق البتہ عبادت کا! اطاعت کا

۴۲۔ کہا اللہ نے بعلم تم۔ میں علم والا ہوں!
نہیں معلوم تم کو راز مطلق میری حکمت کا

۴۳۔ یہ سُنکر حق فرشتوں نے کیا اقرار لاعلمی!
اُنہیں کے ساتھ برتاوا ہو لطف و عنایت کا

۴۴۔ فرشتے اب بھی جو نہی وہ خودی سے باز آ جائیں۔
کریں اقرار سچے دل سے آدم کی خلافت کا!

۴۵۔ **خلیفہ** ہو گیا ہے وہ جسے **اللہ** نے چاہا!
نہیں ہے اب فرشتوں کو کچھ موقعہ شکایت کا!

۴۶۔ دعا انور کی ہے یارب! کہ ہم سب ایک ہو جائیں
ہمارے دل الٰہی! آئینہ بن جائیں وحدت کا

حلفیہ شہادت

حضرت خلیفہ اول نذر کا روپیہ انجمن کو نہ دیتے تھے

میں نے نومبر ۱۲ء سے دفتر محاسب میں ہیڈ کلرک کا چارج لیا ہے۔ اس سے پہلے بھی میں اس دفتر میں کئی دفعہ سیکنڈ کلرک کے عہدہ پر کام کرتا رہا ہوں جب سے میں نے ہیڈ کلرک دفتر محاسب کا چارج لیا ہے اُس وقت سے حضرت خلیفۃ المسیح مرحوم و مغفور کی زندگی تک میں شہادت حلفی بڑے زور سے دیتا ہوں۔ کہ حضرت خلیفۃ المسیح مرحوم و مغفور کے لئے جو رقوم بطور نذرانہ یا بعنوان حضور جہاں چاہیں خرچ کریں۔ آتیں! وہ حضور نے دفتر محاسب میں داخل خزانہ نہیں فرمائیں۔ البتہ ۲۴ جنوری ۱۴ء کے بعد ایسی رقوم پر جو میں حضور کے واسطے نذرانہ کی ارسال کرتا رہا ہوں۔ خود دست مبارک سے رجسٹر پر دستخط نہیں فرمائے۔ اس کی وجہ صرف ضعف اور ناطاقتی ہے۔ بلکہ اس تاریخ کے بعد اکثر ڈاکٹر میرزا یعقوب بیگ یا مولوی محمد علی کی گواہی ان الفاظ میں ہے۔ کہ حضرت صاحب کو روپے پہنچ گئے۔ اگر لائق ایڈیٹر صاحب پیغام صلح اپنے بیان میں سچے اور راستی پر ہیں (کہ خلیفۃ المسیح نذر کا روپیہ انجمن میں داخل کرا دیتے تھے) تو وہ براہ کرم ڈاکٹر یعقوب بیگ صاحب اور مولوی محمد علی صاحب سے تحریری حلفیہ بیان اس بات کا لیکر شائع فرما دیں۔ کہ ۲۴ جنوری ۱۴ء سے جو رقوم ڈاکٹر صاحب اور مولوی صاحب کی معرفت حضرت صاحب کو نذرانہ میں وصول ہوتی تھیں۔ وہ حضرت صاحب نے داخل صدر انجمن احمدیہ کرا دی تھیں۔ اگر ایڈیٹر صاحب پیغام ان ہر دو صاحبان کا حلفیہ بیان شائع نہ فرما دیں۔ تو یہ بات صاف ہو جاتی ہے۔ کہ نذرانہ کا روپیہ جو حضرت خلیفۃ المسیح کو وصول ہوتا رہا ہے۔ وہ آپ صدر انجمن احمدیہ میں داخل فرماتے رہے ہیں بلکہ **اس میں سے ایک پیسہ یا کوڑی تک بھی آپ نے لینا گوارہ کیا۔** کہاں تک درست ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ ہرگز ہرگز ایڈیٹر صاحب پیغام اس بات پر قادر نہیں ہو سکتے ۔

تصحیح ۔ الفضل نمبر ۴۴ ج ۱ صفحہ ۴۔ کالم ۳ میں جنازہ غائب کی درخواست سردار محمد ایوب خان صاحب کیمل کور منٹگمری کی طرف سے ہے ۔

الخطبہ جو ایک سکھ نے [illegible] پڑھی یا [illegible] کے ناطے کے متعلق درخواستیں [illegible]